بلاک (3)

اکائی(۲) ذاتی مقالہ اور موضوعی مقالہ

اکائی کے اجزاء:

۲ء۱ اغراض و مقاصد

۲ء۲ تمہید

۲ء۳ تعریف و تعارف

۲ء۴ مقالے کی اہمیت

۲ء۵ مقالے کی قسمیں

۲ء۶ ذاتی مقالہ کی خصوصیات و امتیازات

۲ء۷ موضوعی مقالہ کی خصوصیات و امتیازات

۲ء۸ مقالہ کے اجزائے ترکیبی

۲ء۹ مقالہ نگاری کے مراحل

۲ء۱۰ خلاصہ

۲ء۱۱ نمونے کے امتحانی سوالات

۲ء۱۲ فرہنگ

۲ء۱۳ سفارش کردہ کتابیں

۲ء۱ اغراض ومقاصد:

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد آپ

- ✓ مقالہ نگاری کے فن سے واقف ہوں گے۔
- ✓ مقالہ کی تعریف کر سکیں گے۔
- ✓ مقالہ کی مختلف قسموں سے واقف ہوں گے۔
- ✓ ذاتی مقالہ اور موضوعی مقالہ کے فرق اور دونوں کی خصوصیات سے واقف ہوں گے۔
- ✓ مقالہ کے اجزائے ترکیبی سے واقف ہوں گے۔
- ✓ مقالہ نگاری کے مراحل سے واقف ہوں گے۔

۲ء۲ تمہید

مقالہ نگاری عربی زبان وادب کی ایک اہم صنف ہے، دوسری صدی ہجری سے ہی ادب عربی میں مقالہ نگاری کی صنف ادباء کے رسائل میں دیکھنے کو ملتی ہے جس میں انہوں نے فکر واجتماع اور ادب ونقد کے متنوع موضوعات کو زیر بحث لایا ہے، اپنے ذاتی اور موضوعی افکار وخیالات کو خاص اسلوب میں ذکر کیا ہے۔

مقالات مختلف اقسام کے ہوسکتے ہیں جن میں علمی، ادبی، سیاسی، تحقیقی اور مذہبی جیسے اقسام کے مضامین شامل ہیں، سنجیدہ مضمون سے لے کر مزاحیہ مضمون تک کوئی بھی قسم ہوسکتی ہے اور یہ سب کسی بھی مضمون کی نوعیت یا موضوع پر منحصر ہے۔

مضمون نویسی کی صلاحیت گو قدرتی خوبی ہے اور بعض افراد کو اس خوبی یا اس کمی کا بخوبی احساس بھی ہوتا ہے، اگر کسی بھی کام کی مشق بار بار کی جائے تو ایسی کمی یا مشکل پر بآسانی قابو پایا جاسکتا ہے۔

کسی بھی موضوع کو تحریر کرنے کے لئے انسانی مشاہدہ اس معاملہ میں اہم کردار ادا کرتا ہے، ذرائع ابلاغ سے گہرا تعلق اور کتب ورسائل کا مطالعہ بھی نہایت اہم ہے۔

مقالہ مختلف النوع موضوعات کا حامل ہوتا ہے، اس کے ذریعہ متعدد مشاکل کا تذکرہ ہوتا ہے، سماجی واخلاقی امراض کا تجزیہ کیا جاتا ہے، ظالمانہ سیاست اور ظالم حکمران کا مقابلہ کیا جاتا ہے، عادلانہ نظام اور صالح قائد کی تأیید کی جاتی ہے، مختلف مقامات پر موجود حسن وجمال کے پہلوؤں کو اجاگر کیا جاتا ہے، ترقی کے اسباب کو بیان کرکے ان کو اختیار کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے، سستی وکاہلی اور تنزلی کے اسباب ووجوہات کو بھی بیان کیا جاتا ہے اور ان سے اجتناب کی دعوت دی جاتی ہے۔ مقالہ کا اولین ہدف کسی بھی مشکل کا تجزیہ کرنا اور اس کے ممکنہ حل پیش کرنا ہوتا ہے تاکہ معاشرہ انحراف وجمود کے بجائے بلندی کے مدارج طے کرتا رہے، مقالہ نگار کے پیش نظر فضائل کو عام کرنا، رذائل سے نفرت دلانا ہوتا ہے اور خیر، حق اور جمال کی اعلیٰ مثالیں پیش کرنا اس کے پیش نظر ہوتا ہے۔ اور یہ سب کچھ نہایت عمدہ اسلوب، واضح فکر اور سلجھے الفاظ کے ذریعہ بیان کیا جاتا ہے۔

مقالہ کا کوئی متعین میدان نہیں ہے بلکہ اس کا موضوع کائنات کے کسی بھی پہلو پر مشتمل ہوتا ہے، حقائق ہوں یا افکار ،آرزو اور تمنا ہویا غم، خیر ہویا شر، معروف ہویا منکر، مقالہ تمام پہلوؤں پر محیط ہوتا ہے،اس لئے مقالہ ادبی، علمی، سیاسی، اجتماعی، نقدی اور دیگر موضوعات پر مشمل ہوتا ہے۔

۳ء۲ تعریف و تعارف:

مقالہ؛ لغوی اعتبار سے قول کا مصدر میمی ہے، یعنی مصدر "قول" کے شروع میں میم زائدہ کا اضافہ کیا گیا ہے۔ قال یقول قولا وقیلا ومقالۃ ومقالا۔

نابغہ ذبیانی نے اس کو یوں استعمال کیا ہے:

وأخبرت خیر الناس أنک لمتني   وتلک التي تستک منھا المسامع

مقالۃ أن قلت سوف أنالہ   وذلک من تلقاء مثلک رائع!

حضرت حسان (رضی اللہ عنہ) فرماتے ھیں:

ما إن مدحت محمدا بمقالتي   لکن مدحت مقالتي بمحمد

خطبہ حجۃ الوداع میں آپ ﷺ نے فرمایا: نضر اللہ امرء اسمع مقالتي فحفظھا ووعاھا وأداھا.......

چنانچہ "مقالہ" کا لفظ ادبی نصوص میں زمانۂ جاہلیت سے لے کر عصر حاضر تک استعمال ہوتا رہا ہے، تحریروں میں بھی استعمال ہوا، نظم ونثر دونوں شکلوں میں زبان زد رہا اور عام گفتگو میں بھی استعمال ہوتا رہا۔

اصطلاحی تعریف:

ادباء اور ناقدین نے مقالہ کی مختلف اسالیب میں تعریف کی ہے، ان کی تعریفات کی روشنی میں مقالہ کا اصل مفہوم اور اس کی ماہیت واضح ہو جاتی ہے، ان میں سے بعض تعریفات مندرجہ ذیل ہیں:

"مقالہ نثر پر مشتمل اس مسلسل تحریر کو کہتے ہیں جس کی بنیاد کسی ایک فکر وخیال یا ایک موضوع پر ہو"۔

"مقالہ اس منثور کلام کو کہتے ہیں جس میں زندگی سے متعلق کسی موضوع پر منظم فکر اور خوبصورت اسلوب میں بحث کی جاتی ہے"۔

مقالہ نثر پر مشتمل اس مسلسل تحریر کو کہتے ہیں جس کی بنیاد کسی ایک فکر وخیال یا ایک موضوع پر ہو۔ یا اس میں کوئی خاص نقطۂ نظر پیش کیا گیا ہو۔ مقالہ میں ہر بات اور ہر پیراگراف کسی مرکزی خیال کی منطقی وضاحت کرتا ہے۔

مندرجہ بالا تعریفات کے اہم نکات مندرجہ ذیل ہیں:

مقالہ نثر پر مشتمل تحریر کو ہی کہا جا سکتا ہے۔

مقالہ کا کوئی ایک ہی مرکزی موضوع ہوتا ہے۔

مقالہ میں منظم افکار اور مرتب خیالات پیش کئے جاتے ہیں۔

سابقہ تعریفات سے جو کچھ معلوم ہوا اس کا خلاصہ اس طور پر کیا جا سکتا ہے کہ مقالہ آزادانہ اظہار رائے کا ایسا اسلوب ہے جو زندگی کے حالات وواقعات اور معاشرہ کی منظر کشی کرتا ہے، اس کے ذریعہ ہر جدید چیز کی خصوصیات وصفات اور اوصاف کا کم وقت میں کم محنت کے ذریعہ پتہ چلتا ہے، چاہے اس کا تعلق سیاست سے ہو یا ادب سے، سماج سے ہو یا نقد وعلم سے۔

مقالہ میں واضح زبان واسلوب، گہری فکری اور دلائل وشواہد اور مثالوں کے ذریعہ بات سمجھانے کا طریقہ اختیار کیا جاتا ہے، موضوع کے اعتبار سے مقالہ کے خصائص وامتیازات کا پتہ چلتا ہے، مقالہ سیاسی، سماجی، نقدی، اور ادبی اقسام

پر مشتمل ہوتا ہے، ادبی مقالہ میں ادبی اسلوب اختیار کیا جاتا ہے جبکہ علمی مقالہ میں علمی اور تحقیقی اسلوب اختیار کیا جاتا ہے۔

مقالہ کی موجودہ شکل عربوں کے قدیم ادب میں نہیں ملتی ہے البتہ اسی فن کے مشابہ ایک چیز ملتی ہے جس کو "ادب الرسائل" کہا جاتا ہے۔ جیسے کہ عبد الحمید الکاتب، ابن المقفع اور جاحظ نے اس موضوع پر لکھا ہے یا جیسے کہ ابو حیان توحیدی نے "الامتاع والمؤانسہ" میں لکھا ہے، البتہ موجودہ شکل میں اس فن کا آغاز یورپ میں سولہویں صدی میں صحافت کے آغاز سے ہوا، اس کے بعد عالمِ عربی میں بھی انیسویں صدی کے اواخر میں صحافت کے آغاز کے ساتھ یہ فن عام ہوا۔

۴ء۲ مقالہ کی اہمیت:

عربی ادب میں مقالے کی ایک طویل تاریخ ہے، اس کی جڑیں وسیع الأطراف اور مضبوط و مستحکم ہیں، عربی ادب کی کتابوں کے سرسری جائزہ سے سیاسی، اجتماعی، فنی، علمی و ادبی مختلف النوع مقالات کا پتہ چلتا ہے، مقالہ کی اہمیت کو مندرجہ ذیل نکات میں بیان کیا جاسکتا ہے:

- مقالہ علم وثقافت کے اہم ترین ذرائع میں سے ہے۔
- سیاسی، سماجی اور فکری مشکلات کو حل کرنے کا ذریعہ ہے۔
- معاشرتی اور فکری مسائل سے واقفیت حاصل ہوتی ہے۔
- آزادی رائے کا وسیلہ اور ذریعہ ہے۔
- ادبی و فکری ابداع و تحقیق کا میدان ہے۔
- دوسروں تک اپنی فکر اور رائے پہنچانے کا عمدہ ذریعہ ہے۔

- مختلف النوع مشکلات کے تجزیے اور حل کا بہترین ذریعہ ہے۔

۲ء۵ مقالہ کی قسمیں:

موضوع اور مضمون کے اعتبار سے مقالہ کی اقسام متنوع ہوتی ہیں، مقالہ کی اہم اقسام مندرجہ ذیل ہیں:

۱: سیاسی مقالہ

۲: اجتماعی (سماجی) مقالہ

۳: ادبی مقالہ

۴: ناقدانہ مقالہ

۱: سیاسی مقالہ:

اس طرز کے مقالہ کی خصوصیات یہ ہیں کہ یہ تکلف اور تصنع سے خالی ہوتا ہے، الفاظ نہایت سہل اور آسان ہوتے ہیں، فکر واضح ہوتی ہے، جذبات کو ابھارا جاتا ہے، فکر کو واضح کرنے کے لئے دلائل و براہین بیان کئے جاتے ہیں۔

۲: سماجی مقالہ:

اس طرز کے مقالہ کی خصوصیات یہ ہیں کہ اس میں فکر کو نہایت وضاحت کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے، سنجیدگی کے ساتھ مسئلہ کی منظر کشی اور اس کا تجزیہ کیا جاتا ہے، قرآن وحدیث اور تاریخ سے استدلال کیا جاتا ہے۔

۳: ادبی مقالہ:

اس طرز کے مقالہ کی خصوصیات یہ ہیں کہ اس میں پُر کشش منتخب الفاظ اور عبارت کا استعمال ہوتا ہے، خیال کی منظر کشی پر زور دیا جاتا ہے، زبان کی صحت وسلامتی پر خصوصی توجہ مرکوز کی جاتی ہے۔

۴:ناقدانہ مقالہ:

اس طرز کے مقالہ کی خصوصیات یہ ہیں کہ اس میں علمی اسلوب باریک بینی کے ساتھ اختیار کیا جاتا ہے، اسلوب کے جمال پر خصوصی توجہ مرکوز کی جاتی ہے۔

ذاتی مقالہ اور موضوعی مقالہ:

بنیادی طور پر مقالہ کو دو قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

۱:ذاتی مقالہ ۲:موضوعی مقالہ

۱:ذاتی مقالہ:

وہ مقالہ ہے جس میں مقالہ نگار کی ذات اور شخصیت نمایاں ہوتی ہے اور متکلم کی ضمیر کا استعمال اس میں کافی نمایاں ہوتا ہے، کبھی اس طرز کے مقالہ میں شخصی تجربہ یا کوئی ذاتی واقعہ بیان کیا جاتا ہے، یا کسی متعین موضوع کے بارے میں مقالہ نگار کے خیالات اور احساسات بیان کئے جاتے ہیں، ذاتی مقالہ میں جذبات کا پہلو غالب ہوتا ہے چاہے محبت کا پہلو ہو یا ناراضگی اور غضب کا پہلو، یا خوشی اور غم کا پہلو۔

یا بالفاظ دیگر:

ذاتی مقالہ وہ ہے جس میں مقالہ نگار کسی پیش آمدہ واقعہ کے متعلق، یا اس کو متاثر کرنے والی فکر یا کسی شخصیت کے موقف کے متعلق اپنے ذاتی شعور واحساس کو بیان کرتا ہے، اس کے ذریعہ اس کا ذاتی تاثر واحساس واضح ہوتا ہے، اور مقالہ نگار کی اصل، اس کا خاص موقف نمایاں ہوتا ہے۔

ذاتی مقالے کی کئی اقسام ہیں جن میں اہم اور نمایاں اقسام یہ ہیں:

- وصفی مقالہ
- اجتماعی مقالہ
- شخصی مقالہ
- انطباعی مقالہ
- سوانحی مقالہ

وصفی مقالہ:

جس میں اس جگہ کے ماحول کی منظر کشی کی جاتی ہے جس میں مقالہ نگار کو زندگی گذارنے کا موقع ملا ہو، اور یہ منظر کشی گہرے احساس، تیز نگاہ اور ہمہ جہت ادراک کا پتہ دیتی ہے۔

احمد امین کا "وحی البحر" "بجوار شجرۃ" اور "مع الطیر" اسی طرح میخائیل نعیمہ کا "الصحور" عقاد کا "مجال الطبیعۃ" اور رافعی کا "الربیع" اس کی بہترین مثالیں ہیں۔

اجتماعی مقالہ:

جس میں سماجی مشکلات کو بیان کیا جاتا ہے، بُری عادات اور مضر رسم ورواج پر نقد کیا جاتا ہے، اس اسلوب کو اختیار کرنے والے ادباء میں جمال الدین افغانی، عبد الرحمن کواکبی، قاسم امین، مصطفی لطفی منفلوطی قابلِ ذکر ہیں۔

شخصی مقالہ:

جس میں کاتب کے ذاتی تجربات بیان کئے جاتے ہیں اور اس کی ذات پر اثر انداز ہونے والے عوامل کا عکس نظر آتا ہے۔

اس طرز اسلوب کو اختیار کرنے والے ادباء میں محمد السباعی، ابراہیم عبد القادر المازنی، احمد امین اور میخائیل نعیمہ ہیں۔

انطباعی مقالہ:

جس میں مقالہ نگار کے وہ تاثرات واحساسات بیان ہوتے ہیں جو وہ ان لوگوں کے بارے میں پیش کرتا ہے جن کے ساتھ اس کو رہنے کا موقع ملا ہو یا ان حیوانات کے بارے میں جن پر اس کی نگاہ پڑی ہو یا کسی پہلو سے وہ متاثر ہوا ہو۔

اس کی عمدہ مثالیں احمد امین کی "رحلة" عقاد کی "الزورق" اور میخائیل نعیمہ کی "غدا تنتهي الحرب" اور "رغیف وابریق ماء" ہیں۔

سوانحی مقالہ:

جس میں مقالہ نگار کسی کی شخصیت کی سیرت وسوانح بیان کرتا ہے اور اس میں اس شخصیت سے متاثر ہونے کا پتہ چلتا ہے۔

اس کی مثال احمد امین کی "شخصية عرفتها" اور "الشيخ مصطفى عبد الرزاق" اسی طرح عقاد کی "قاسم امين الفنان" ہیں۔

۲ء۶ ذاتی مقالہ کی خصوصیات وامتیازات:

ذاتی مقالہ کی بعض نمایاں خصوصیات ہیں جو اس کو موضوعی مقالہ سے ممتاز کرتی ہیں، ان خصوصیات میں سے اہم ترین مندرجہ ذیل ہیں:

۱: ذاتی مقالہ میں مقالہ نگار کی شخصیت زیادہ واضح اور نمایاں ہوتی ہے۔

۲: ذاتی مقالہ میں ایسا ادبی اسلوب اختیار کیا جاتا ہے جس میں فنی منظر کشی بھی ہوتی ہے اور الفاظ کی نغمگی بھی ہوتی ہے۔

۳: ذاتی مقالہ کے ذریعہ قاری مختلف قسم کی وجدانی کیفیات اور حزن وغم کے احساسات وجذبات محسوس کرتا ہے۔

۴: ذاتی مقالہ میں متکلم کی ضمیر کا استعمال نمایاں ہوتا ہے، اس لئے کہ بنیادی طور پر اس میں شخصی تجربات پیش کئے جاتے ہیں۔

۵: ذاتی مقالہ میں جذبات کا پہلو غالب اور نمایاں ہوتا ہے، کبھی غم، کبھی خوشی، کبھی محبت اور کبھی ناراضگی۔

۲: موضوعی مقالہ:

وہ مقالہ ہے جس میں مقالہ نگار کی شخصیت زیادہ نمایاں نہیں ہوتی ہے اور نہ ہی اس میں مقالہ نگار کا فکری پس منظر یا سیاسی موقف یا رجحان واضح ہوتا ہے۔ عام طور پر موضوعی مقالہ کا موضوع کوئی عمومی مسئلہ ہوتا ہے جس کا ذات اور شخصیت سے کوئی تعلق نہ ہو، سیاسی، اقتصادی یا سماجی کسی بھی پہلو پر اس کا مضمون مشتمل ہوتا ہے۔

موضوعی مقالہ کی اہم اقسام مندرجہ ذیل ہیں:

- ناقدانہ مقالہ
- فلسفیانہ مقالہ

- سیاسی مقالہ
- تاریخی مقالہ
- صحافتی مقالہ

ناقدانہ مقالہ:

جس میں کسی ادبی اسلوب کا نہایت باریک بینی کے ساتھ تجزیہ کیا جاتا ہے۔ عقاد مازنی، احمد امین، طہٰ حسین اور رافعی اس طرز کے اہم لکھنے والوں میں ہیں۔

فلسفیانہ مقالہ:

جس میں فلسفہ کے مسائل کو پیش کر کے ان کا تجزیہ کیا جاتا ہے، احمد لطفی السید، علی أدہم، ذکی نجیب محمود، احمد فؤاد الأھوانی فلسفیانہ مقالہ نگاروں میں سر فہرست ہیں۔

سیاسی مقالہ:

جس میں کسی سیاسی، قومی یا بین الاقوامی فکر اور مشکل کو پیش کیا جاتا ہے، استعماری طاقتوں کے ظلم وعدوان کو بیان کیا جاتا ہے، اس طرح کے مقالہ میں جذبات کو ابھارنے پر زیادہ زور دیا جاتا ہے۔

تاریخی مقالہ:

جس میں ماضی کے مختلف زمانوں کا یا کسی تاریخی انقلاب کا، یا کسی تاریخی شخصیت کا ادبی اسلوب میں تذکرہ کیا جاتا ہے، مقالہ نگار اس طرز کے مقالہ میں حقائق واخبار اور روایات پر اعتماد کرتا ہے، اخبارات ورسائل میں اس طرز کے لکھنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

صحافتی مقالہ:

اس طرز کے مقالہ میں سیاسی صورتحال کا جائزہ لیا جاتا ہے، حالات کی وجہ سے پیش آنے والی مشکلات، ان کے حل اور کسی واضح رائے کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ اخبارات ورسائل میں عام طور پر اسی طرز کے مقالات دیکھنے کو ملتے ہیں۔

۲ء۷ موضوعی مقالہ کی خصوصیات وامتیازات:

موضوعی مقالہ کی بھی بعض نمایاں خصوصیات ہیں جو اس کو ذاتی مقالہ سے ممتاز اور نمایاں کرتی ہیں، اہم خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:

۱: موضوعی مقالہ میں وضاحت اور سادگی کا اسلوب نمایاں ہوتا ہے، اس میں غموض اور ابہام سے اجتناب کیا جاتا ہے۔

۲: موضوعی مقالہ شخصی اور ذاتی احساسات وجذبات سے خالی ہوتا ہے۔

۳: موضوعی مقالہ میں غیر مخل ایجاز واختصار سے کام لیا جاتا ہے، فکر کے بقدر ہی عبارت کو طول دیا جاتا ہے۔

۴: ہر چیز کو پیش کرتے ہوئے نہایت باریک بینی سے کام لیا جاتا ہے، اعداد وشمار کو بیان کرنے اور چیزوں کو ان کے نام سے ذکر کرنے پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔

۵: موضوع اور اس کے مختلف پہلوؤں پر ہی پوری توجہ مرکوز کی جاتی ہے، ذیلی اور غیر ضروری امور کو بیان کرنے سے اجتناب کیا جاتا ہے۔

۶: عقلی اور منطقی دلائل کی بنیاد پر بات کی جاتی ہے۔

۷: فکری اور منطقی تسلسل کے ساتھ بات کو آگے بڑھایا جاتا ہے، اس طور پر کہ سابق فکر بعد میں آنے والی بات کے لئے بنیاد اور اساس کا کام کرتی ہے اور موضوع ایک خاص نتیجہ پر مکمل ہوتا ہے۔

۸: علمی منہج واسلوب کا رنگ غالب اور نمایاں رہتا ہے۔

۸ء۲ مقالے کے اجزائے ترکیبی:

مقالہ چاہے ذاتی ہو یا موضوعی، ہر طرح کا علمی طرز کا مقالہ چونکہ علمی بنیادوں پر ترتیب پاتا ہے اس لئے اس میں افکار میں تسلسل، تناسب، دلائل وبراہین، منطقیت اور بات کو پیش کرنے کا انداز اس طرز کا ہو کہ قاری ایک خاص ترتیب سے اس سے متاثر ہوتا رہے اور مقالہ نگار کا ہم خیال بن جائے، اس اعتبار سے مقالہ میں بعض اجزاء کا ہونا ضروری ہے، مندرجہ ذیل سطور میں مقالے کے اہم اجزائے ترکیبی کو بیان کیا جارہا ہے:

تمہید:

یہ مقالے کا ابتدائیہ اور تمہیدی جزء ہوتا ہے جو اصلا موضوع کے تعارف پر مشتمل ہوتا ہے، اس حصہ میں موضوع نہایت مختصر اور جامع ہونا ضروری ہے، تمہید میں اسلوب اس قسم کا ہونا چاہئے جو شروع ہی سے پڑھنے والے کی توجہ اپنی طرف راغب کرے اور قاری کی دلچسپی قائم رہے۔

نفس مضمون:

یہ وہ حصہ ہے جس میں تعارف کی بنیاد پر موضوع کو بیان کیا جاتا ہے، دراصل یہ حصہ مضمون کی روح کہلاتا ہے جس میں متن بیان کیا جاتا ہے اور اصل موضوع کو زیرِ بحث لایا جاتا ہے، اس حصہ میں الفاظ یا جملوں میں کسی قسم کا تکرار نہ ہو، تکرار کے سبب قاری کی توجہ منتشر ہونے کا اندیشہ ہے۔ مواد عمدگی اور موضوع کے عین مطابق ہونا چاہئے۔

ٹھوس دلائل:

دلائل باقاعدہ تحقیق پر مبنی ہونے چاہئیں، کیونکہ جس دور سے آج کے انسان کا تعلق ہے اس میں کسی بھی خبر کی تصدیق کرنا پلک جھپکتے ممکن ہے، لہذا دلیل کے مصدقہ ہونے کا اہتمام از حد ضروری ہے۔

اختتامیہ:

مندرجہ بالا عوامل پر طبع آزمائی کے بعد اس اختتامیہ حصہ میں موضوع کے مطابق واضح نکات پیش کرنے کا پہلو بے حد اہمیت کا حامل ہے، علاوہ ازیں اپنا موقف واضح کرنا بھی ضروری ہے۔

۲ء۹ مقالہ نگاری کے مراحل:

جو شخص بھی کسی موضوع پر مقالہ لکھنا چاہے اس کے لئے ضروری ہے کہ مندرجہ ذیل امور کا خیا کرتے ہوئے لکھنا شروع کرے:

ا: مقالہ کے موضوع کا انتخاب:

مقالہ کے موضوع کا انتخاب اس بات کا متقاضی ہے کہ مقالہ نگار کے پاس اس سے متعلق معلومات کی ایک کافی مقدار موجود ہو اور جن لوگوں کے لئے مضمون لکھا جارہا ہے ان کے نزدیک یہ قابلِ قبول بھی ہو، عام طور پر ایسا موضوع اختیار کیا جاتا ہے جس کا تعلق کسی نہ کسی اعتبار سے انسان کی عملی وفکری زندگی سے ہو۔

۲: مقالہ کے مقصد وہدف کی تعیین:

مقالہ لکھنے کا مقصد متعین کرنا مقالہ نگار کے لئے کئی چیزوں میں مفید اور مددگار بنتا ہے، خاص طور پر اس کے سامنے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ وہ کیا لکھے اور کیسے لکھے، اس لئے آغاز میں ہی مقصد کو متعین کرنا ضروری ہے۔

۳: مقالے کے عنوان کا انتخاب:

مقالہ نگار جس موضوع پر کچھ لکھنا چاہتا ہے اس کے لئے ایک واضح عنوان کا انتخاب بھی نہایت ضروری ہے، اس کے ذریعہ مقالہ نگار کے سامنے موضوع کے مکمل حدود اربعہ رہیں گے اور ادھر اُدھر بھاگنے سے وہ محفوظ رہے گا، عنوان کے انتخاب کے موقع پر ضروری ہے کہ عنوان ایسا منتخب کیا جائے جو متعین اور محدد ہو، واضح ہو، غموض اور ابہام سے پاک ہو، اس پر دلالت کرتا ہو کہ کون سے پہلو پر روشنی ڈالی جارہی ہے۔

۴: مقالے کا خاکہ (Research Proposal):

مقالہ لکھنے سے پہلے مقالے کا خاکہ تیار کرنا نہایت ضروری ہے، جس میں موضوع کا تعارف، اس میں آنے والے بنیادی وذیلی عناوین اور مختلف پہلو بیان کئے جاتے ہیں اور قاری کے سامنے مقالے کا مکمل نقشہ سامنے آجاتا ہے، اور مقالہ نگار کے لئے بھی موضوع کا احاطہ آسان ہو جاتا ہے۔

نتیجہ بحث / اختتامیہ:

مقالے کے اختتام پر خلاصہ اور اہم نتائج بحث تحریر کرنا بھی نہایت اہم ہے، اس میں نہایت اختصار کے ساتھ آسان زبان میں تمام نتائج بحث کو بیان کیا جاتا ہے جو تحقیق کے نتیجے میں معلوم ہوئے ہوں، اور اگر یہ نتائج بحث نکات کی شکل میں ہوں تو زیادہ بہتر ہے۔

۱۰ء۲ خلاصہ

اپنے افکار و نظریات اور مافی الضمیر کی ادائیگی کے دو ہی طریقے ہیں:

۱: تحریر

۲: تقریر و خطابت

تحریر کے ذریعہ جب اپنے خیالات کو مرتب انداز میں تسلسل کے ساتھ بیان کیا جائے اسی کو مقالے سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

مقالہ میں پیش کی جانے والی فکر کا تعلق علم وادب، اخلاق و معاشرت، معیشت و سیاست یعنی زندگی کے کسی بھی پہلو سے ہو سکتا ہے، اس اعتبار سے مقالہ علمی، ادبی، فکری، اجتماعی، سیاسی ہر طرح کا ہو سکتا ہے، مقالہ میں متعدد اور مختلف النوع مسائل کا تذکرہ ہوتا ہے، سماجی، اخلاقی و فکری امراض کا تجزیہ کیا جاتا ہے، اور ممکنہ حلول تک پہنچنے کی کوشش کی جاتی ہے، مقالہ افکار کی تصحیح اور خیالات کو صحیح رخ دینے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔

البتہ ادباء وناقدین نے بنیادی طور پر مقالے کو دو قسموں میں تقسیم کیا ہے:

۱: ذاتی

۲:موضوعی

ذاتی مقالہ میں مقالہ نگار کی شخصیت زیادہ نمایاں ہوتی ہے جبکہ موضوعی مقالے میں فکر اور موضوعِ مقالہ پر اصل توجہ مرکوز ہوتی ہے، ذاتی مقالے میں شخصی تجربہ ،ذاتی واقعہ یا مقالہ نگار کے خیالات کا تذکرہ ہوتا ہے، جبکہ موضوعی مقالے میں کسی عمومی مسئلہ پر بات ہوتی ہے جس کا مقالہ نگار کی ذات سے براہِ راست تعلق نہ ہو۔ذاتی مقالے میں جذبات واحساسات کا پہلو غالب ہوتا ہے جبکہ موضوعی مقالے میں علمی وفکری پہلو غالب ہوتا ہے۔

ذاتی مقالہ کی اہم اقسام میں: وصفی، اجتماعی، شخصی، انطباعی، سوانحی قابلِ ذکر ہیں، جبکہ موضوعی مقالہ کی اہم اقسام: نقدی، فلسفی، سیاسی، تاریخی، صحافتی ہیں۔

مقالہ چاہے ذاتی ہو یا موضوعی دونوں میں چند اجزائے ترکیبی کا ہونا ضروری ہے جن کا ذکر گزشتہ صفحات میں ہو چکا ہے۔ اس کے بعد ہی اس کو مقالہ کہا جاسکتا ہے۔ اسی طرح مقالہ نگاری کے مختلف مراحل ہیں ان مراحل کا لحاظ بھی نہایت ضروری ہے،ان مراحل کو طے کئے بغیر مقالہ صحیح شکل میں تحریر کرنا ممکن نہیں ہے۔

کسی بھی مقالہ کا اصل خلاصہ وہ نتائج ہوا کرتے ہیں جو علمی ومنطقی تجزیے کے بعد دلائل کی روشنی میں سامنے آتے ہیں، وہی مقالہ کی اصل فکر کا خلاصہ اور نتیجہ بحث ہوا کرتے ہیں۔

۲ء۱۱ نمونے کے امتحانی سوالات:

- ✓ مقالے کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کریں۔
- ✓ مقالے کا مختصر اجمالی تعارف پیش کریں۔
- ✓ انسانی زندگی میں مقالہ کی اہمیت کیا ہے؟ بیان کریں۔
- ✓ موضوع اور مضمون کے لحاظ سے مقالے کی اقسام پر روشنی ڈالیں۔

- ✓ بنیادی طور پر مقالہ کی دو اہم اقسام کون سی ہیں؟ بیان کریں، ہر ایک کی تعریف بھی کریں۔
- ✓ ذاتی مقالے کی خصوصیات و امتیازات بیان کریں۔
- ✓ موضوعی مقالے کی خصوصیات و امتیازات بیان کریں۔
- ✓ شخصی مقالے کی اہم اقسام کون سی ہیں بیان کریں۔
- ✓ موضوعی مقالے کی اہم اقسام کون سی ہیں بیان کریں۔
- ✓ مقالے کے اہم اجزائے ترکیبی کیا ہیں؟ بیان کریں۔
- ✓ مقالہ نگاری کے مراحل کیا ہیں؟ تحریر کریں۔

۱۲ء۲ فرہنگ:

مصدر: نکلنے کی جگہ، فعل کی اصل

اجتماع: لغوی معنی: جمع ہونا۔ اصطلاح میں سماج اور معاشرت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

اجتماعی: سماجی و معاشرتی

مزاح: خوش طبعی کرنا، مذاق کرنا

ذرائع ابلاغ: پیغام رسانی کے ذرائع، معلومات اور خبریں پہنچانے کے ذرائع

تکلف و تصنع: بناوٹی، ظاہر داری، نمائش

استدلال: دلیل دینا

اجزائے ترکیبی: کسی چیز کے وہ اجزاء جن پر وہ مشتمل ہو

نغمگی: نغمے کی کیفیت

وجدانی: جاننے اور دریافت کرنے کی قوت۔ احساسات وجذبات سے متعلق

غموض وابہام: پوشیدگی، غیر واضح ہونا

منہج: طریقہ کار

استعمار: قابضانہ طاقت، سامراجی قوت، کسی آزاد ملک کو غلام بنانے والا

ابداع: ایجاد، انکشاف، اختراع، نئی چیز پیدا کرنا

وسیع الأطراف: پھیلا ہوا، بہت کشادہ

۱۳ء۲ مطالعہ کے لئے معاون کتابیں:

الأدب العربي المعاصر في مصر، دکتور شوقي ضیف

دراسات في الأدب والنقد، دکتور محمد عبد المنعم خفاجة

الاتجاهات الأدبية في العالم العربي الحديث، أنيس المقدسي

أدب المقالة الصحفية، دکتور عبد الطيف حمزة

محاضرات في المقال الأدبي، دکتور محمد عوض محمد